وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

حقیقت اسلام اور صورت اسلام

سلسلہ نمبر: 189

خطاب جمعہ

08 ستمبر 2023

/AIMPLB_Official

خطاب جمعہ: ۸؍ستمبر ۲۰۲۳ء

حقیقت اسلام اور صورت اسلام

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قال اللہ تعالیٰ وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ

جب تم ان کو دیکھو تو ان کے ڈیل ڈول تمہیں بہت اچھے لگیں، اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی باتیں سنتے رہ جاؤ، ان کی مثال ایسی ہے جیسے یہ لکڑیاں ہیں جو کسی سہارے سے لگا رکھی ہیں یہ ہر چیخ پکار کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہی ہیں جو (تمہارے) دشمن ہیں، اس لیے ان سے ہوشیار رہو۔ اللہ کی مار ہو ان پر۔ یہ کہاں اوندھے چلے جا رہے ہیں؟

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللهَ لا يَنْظُرُ إِلى أَجْسَامِكُمْ، ولا إِلى صُوَرِكُمْ، وَلَكِن يَنْظُرُ إِلى قُلُوبِكُمْ وأعمالِكُمْ)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تمھارے جسموں اور تمھاری شکلوں کی طرف نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تو تمھارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے"۔

حضرت خبیب ابن عدیؓ مشہور صحابیِ رسول ہیں، کفار مکہ کے ہاتھوں گرفتار ہوئے، ان کا واقعہ ہے کہ پھانسی کے تختہ پر ان کو چڑھایا گیا، چاروں طرف سے نیزوں کی نوکوں نے ان کو کو چنا شروع کیا، برچھیوں نے ان کے جسم کو چھلنی کر دیا، وہ صبر و استقامت کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے، عین اس حالت میں ان سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تمہاری جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں؟ وہ تڑپ کر جواب دیتے ہیں کہ میں تو اس پر بھی راضی نہیں کہ مجھے چھوڑ دیا جائے اور حضور کے تلوہ میں کوئی کانٹا بھی چبھے، حضرات! کیا یہ صورت اسلام تھی جس نے ان کو تختہ دار پر ثابت قدم رکھا اور ان کی زبان سے یہ الفاظ کہلوائے؟ نہیں، وہ اسلام کی حقیقت تھی جو ان کے ہر زخم پر مرہم رکھتی تھی، جو ہر نیزے کی چبھن پر ان کے سامنے جنت کا نقشہ لاتی تھی اور انہیں دکھاتی تھی کہ یہ تمہاری اس تکلیف کا صلہ ہے بس چند لمحوں کا معاملہ ہے یہ جنت تمہاری منتظر ہے، اگر تم نے اس فانی جسم کی اس فانی تکلیف کو گوارا کر لیا تو غیر فانی زندگی کی غیر فانی حیات تمہارا حصہ ہے، یہ عشق و محبت کی حقیقت تھی، جب اسے کہا گیا کہ کیا تم کو یہ منظور ہے کہ تمہاری جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں؟ تو حضور کی صورت حقیقت بن کر ان کے سامنے آ گئی اور ان کو گوارا نہیں ہوا کہ اس جسم اقدس کو ایک کانٹے کی بھی تکلیف ہو۔

حضرت صہیبؓ رومی ہجرت کر کے جانے لگے تو کفار مکہ نے ان کو راستہ میں روکا، اور کہا کہ صہیبؓ تم جا سکتے ہو مگر یہ مال نہیں لے جا سکتے جو تم نے ہمارے شہر میں پیدا کیا ہے، **اب حقیقت اسلام کا حقیقت مال سے مقابلہ تھا حقیقت اسلام اپنی مقابل حقیقت پر غالب آئی، صورتِ اسلام ہوتی تو وہ حقیقت مال کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔**

حضرت ابو سلمہؓ جب ہجرت کر کے جانے لگے تو کفار ان کا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے، انہوں نے کہا تم جا سکتے ہو مگر ہماری لڑکی ام سلمہ کو نہیں لے جا سکتے، اب حقیقت اسلام کا ایک حقیقت سے مقابلہ تھا وہ حقیقت کیا تھی؟ بیوی کی محبت جو ایک حقیقت تھی، لیکن اسلام کی حقیقت مومن کے دل میں ہر حقیقت سے زیادہ طاقتور اور گہری ہوتی ہے انہوں نے بیوی کو اللہ کے حوالے کیا اور تن تنہا چل دیئے، کیا صورت اسلام اتنی طاقتور ہے کہ آدمی بیوی کو چھوڑ دے؟ ہم نے تو دیکھا ہے کہ لوگوں نے بیوی اور بچوں کے لیے کفر تک اختیار کر لیا اور صورتِ اسلام کی ذرا پرواہ نہیں کی ہے۔ آپ نے سنا ہے کہ حضرت ابو طلحہؓ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے باغ میں ایک چھوٹی سی چڑیا آ گئی اور اس کو پھر جانے کا راستہ نہ ملا، حضرت ابو طلحہؓ کی توجہ بٹ گئی، نماز کے بعد انہوں نے پورا باغ صدقہ کر دیا اس لیے کہ حقیقتِ نماز اس شرکت کو گوارا نہیں کر سکتی تھی، باغ کی بھی ایک حقیقت ہے اس کی سرسبزی، اس کی فصل، اس کی

قیمت ایک حقیقت ہے اس حقیقت کا مقابلہ صورت نماز نہیں کرسکتی تھی ،اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت حقیقت صلوۃ ہی میں ہے،آج ہماری آپ کی نماز ادنی سے ادنیٰ حقیقتوں کا مقابلہ اس لیے نہیں کرسکتی کہ وہ حقیقت سے خالی اور ایک صورت ہے۔

یرموک کے میدان میں چند ہزار مسلمان تھے اور کئی لاکھ رومی ،ایک عیسائی (جو مسلمانوں کے جھنڈے کے نیچے لڑ رہا تھا) کی زبان سے بے اختیار نکلا کہ رومیوں کی تعداد کا کچھ ٹھکانہ ہے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا خاموش! خدا کی قسم اگر میرے گھوڑے اشقر کے سم درست ہوتے تو میں رومیوں کو پیغام بھیجتا کہ اتنی ہی تعداد اور میدان میں لے کر آئیں۔

حضرات! حضرت خالدؓ کو یہ اطمینان واعتماد کیوں تھا اور وہ رومیوں کی تعداد کو بے حقیقت کیوں سمجھتے تھے؟ اس لیے کہ وہ حقیقت اسلام رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اس کے مقابل صرف رومیوں کی صورت ہیں جو ہر طرح کی حقیقت سے خالی ہیں، یہ لاکھوں صورتیں اسلام کی حقیقت کے سامنے ٹھہر نہیں سکتیں، ہم یقیناً کلمہ پڑھتے ہیں، ہم میں سے بہت سے لوگ کلمہ کے معنی سے بھی واقف ہیں لیکن کلمہ کوئی اور چیز ہے وہ ان الفاظ اور معانی سے بہت بلند ہے، کلمہ کی یہ حقیقت صحابہ کرام کو حاصل تھی جب وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ تو واقعتاً سمجھتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی حاکم و بادشاہ نہیں، اللہ کے سوا کوئی محبت وخوف کے لائق نہیں، اللہ کے سوا کسی کی کوئی ہستی نہیں، کیا یہ سب حقیقتیں ہم سب کے دل میں اتری ہوئی ہیں، ہمارے دماغ کے اندر بسی ہوئی ہیں، ہماری زندگی کے اندر جڑ پکڑے ہوئے ہیں؟ اگر ہم ان حقیقتوں سے واقف ہی ہوتے تو لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے ہمیں احساس ہوتا کہ ہم کتنی بڑی بات کہہ رہے ہیں جس کو اس حقیقت کا ذرا بھی احساس ہے اسلام کا دعوی کرتے ہوئے سمجھتا ہے کہ وہ کتنا بڑا دعوی کر رہا ہے۔

چوں میگویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلات لا الہ را

ہم سب جانتے ہیں کہ آخرت برحق ہے، جنت ودوزخ برحق ہے، مرنے کے بعد یقیناً زندہ ہونا ہے لیکن کیا سب کو ایمان کی وہ حقیقت حاصل ہے جو صحابہ کو حاصل تھی، اس حقیقت کا نتیجہ یہ تھا کہ صحابی کھجور کھاتے کھاتے پھینک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ان کے ختم ہونے کا انتظار کرنا میرے لیے بہت مشکل ہے اور فوراً بڑھ کر شہادت حاصل کرتا ہے، اس لیے کہ جنت اس کے لیے ایک حقیقت تھی اور حقیقت اس کے سامنے تھی۔ اس کی حقیقت جس کو حاصل تھی وہ قسم کھا کر کہتا تھا کہ مجھے احد پہاڑ کے اس طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے، یرموک کے میدان میں ایک صحابی ابوعبیدہؓ کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امیر! میں سفر کے لیے تیار ہوں کوئی پیغام تو نہیں کہنا ہے؟ وہ کہتے ہیں ہاں! رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہمارا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ آپ ﷺ نے ہم سے جو وعدے فرمائے تھے وہ سب پورے ہو رہے ہیں۔ یہ ہے یقین کی حقیقت اس حقیقت پر کون سی قوت غالب آسکتی ہے اور ایسی حقیقت رکھنے والی جماعت پر کون سی جماعت غالب آسکتی ہے؟

صورت اسلام حفاظت کرنے کے لیے کافی نہیں

امت میں جو سب سے بڑا انقلاب ہوا وہ یہ کہ اس کی ایک بڑی تعداد اور شاید سب سے بڑی تعداد میں صورت نے حقیقت کی جگہ لے لی، یہ آج کی بات نہیں، یہ صدیوں کی پرانی حقیقت ہے، صدیوں سے صورت نے حقیقت کی جگہ حاصل کر رکھی ہے، عرصہ تک دیکھنے والے حقیقت کے ڈر سے اس صورت کے قریب آنے سے بچتے رہے۔ لیکن جب کسی نے ہمت کر کے اس صورت کو چھوا تو معلوم ہوا کہ اندر سے پول ہے اور حقیقت غائب ہو چکی ہے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کبھی کبھی کاشتکار کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر کوئی کپڑا ڈال دیتا ہے جس کو دیکھ کر پرندوں اور جانوروں کو شبہ ہوتا ہے کہ کوئی آدمی رکھوالی کر رہا ہے لیکن اگر کبھی کوئی سیانا کوا یا ہوشیار جانور ہمت کر کے کھیت میں جا پڑے تو ظاہر ہے کہ بے جان شبیہ کچھ نہیں کرسکتی، پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جانور اس کھیت کو روند ڈالتے ہیں اور پرندے اس کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔

مسلمانوں کے ساتھ یہی واقعہ پیش آیا، ان کی صورت حقیقت بن کر برسوں ان کی حفاظت کرتی رہی، قومیں ان کے قریب آنے سے ڈرتی تھیں، حقیقت اسلام کے واقعات ان کے ذہن میں تازہ تھے کسی کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی، لیکن کب تک؟ جب تاتاریوں نے بغداد پر چڑھائی کی، جس پر حملہ

کرنے سے وہ برسوں احتیاط کرتے رہے، تو اس صورت کی حقیقت کھل گئی اور مسلمانوں کا بھرم جاتا رہا، اس وقت سے صورتِ اسلام حفاظت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے اب صرف حقیقت اسلام ہی اس امت کی حفاظت کرسکتی ہے۔

حقیقت اسلام سامنے آئے گی تو سب قوتیں مغلوب ہوجائیں گی

عرصہ دراز سے صورت اسلام معرکہ آزما ہے اور شکست پر شکست کھا رہی ہے اور حقیقت اسلام مفت میں بدنام اور دنیا کی نگاہوں میں ذلیل ہو رہی ہے، دنیا سمجھ رہی ہے کہ ہم اسلام کو شکست دے رہے ہیں، اس کو خبر نہیں کہ حقیقت اسلام تو مدت سے میدان میں آئی ہی نہیں اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی صورت آئی ہوئی ہے نہ کہ اسلام کی حقیقت۔

رحمت، نصرت، تائید و اعانت کے وعدے حقیقت سے متعلق ہیں، اسلام کی صورت اللہ کے یہاں ایک درجہ رکھتی ہے اس لیے کہ اس میں مدتوں اسلام کی حقیقت بسی ہوئی رہی ہے اور یہ اسلام کی حقیقت کا قالب ہے اسلام کی صورت بھی اللہ کو پیاری ہے، اس لیے کہ اس کے محبوبوں کی پسندیدہ صورت ہے، اسلام کی صورت بھی اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے اس لیے کہ صورت سے حقیقت اسلام کی طرف منتقل ہونا نسبتاً آسان ہے جہاں صورت بھی نہیں وہاں حقیقت تک پہنچنا بہت مشکل ہے لیکن دوستو! اللہ تعالی کی رحمت و نصرت کے وعدے دنیا میں اور مغفرت و نجات اور ترقی درجات کے وعدے آخرت میں سب حقیقت سے متعلق ہیں نہ کہ صورت سے، حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا ہے وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے''، جو لوگ صرف صورت کے حامل تھے اور حقیقت سے یکسر خالی تھے ان کو وہ ان لکڑیوں سے تشبیہ دیتا ہے جو کسی سہارے رکھی ہوئی ہو، فرماتا ہے:

''اگر تم ان کو دیکھو تو تم کو ان کے جسم بڑے بھلے معلوم ہوں گے وہ بات کریں گے تو تم کان لگا کر سنو گے لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ لکڑیاں ہیں جو سہارے سے رکھی ہوئی ہیں ہر آواز کو وہ اپنے خلاف ہی سمجھتے ہیں۔''

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

☆......☆......☆

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

ہر ہفتہ خطاب جمعہ حاصل کرنے کے لیے درج ذیل نمبر پر اپنا نام اور پتہ ارسال کریں

9834397200